قرآن کریم کا یہ کمال ہے کہ اُس کی دُعائیں زندگی کے ہر امکان اور احتمال پر حاوی ہیں

انبیاء کی دُعائیں اس درد اور خلوص سے مانگی گئیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ مانگتے وقت ہی اللہ کے حضور قبول ہو گئیں

روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۲۳
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۶/۴۱ ہفتہ ۳۔ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ، ۱۸۔ ہجرت ۱۳۷۰ہش، ۱۸۔ مئی ۱۹۹۱ء نمبر ۱۱۱

آخرت میں بھی دُعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے اس میں اور بھی مزید ترقیات عطا ہوتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان ہر ایک گناہ کے لئے استغفار کرتا رہے۔ آج کل آدم علیہ السلام کی دُعا پڑھنی چاہیئے

حضرت عیسیٰؑ، حضرت آدمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت شعیبؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے غلاموں کی دُعاؤں کا حسین و دلکش تذکرہ

خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز۔ بتاریخ ۱۹ شہادت ۱۳۷۰ہش (۱۹۔ اپریل ۱۹۹۱ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

انعام پانے والوں کی دعاؤں کا سہارا لیں

"گذشتہ خطبے میں یہ مضمون چل رہا تھا کہ سورۂ فاتحہ کی آخری دعا یعنی (ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا) ایک بہت ہی مشکل دعا ہے کیونکہ وہ لوگ جن پر خدا نے انعام فرمایا اُن کی راہیں بہت مشکل راہیں تھیں اور اُن پر چلنے کی دعا مانگنا بھی بڑے حوصلے کا تقاضا کرتا ہے۔ ساتھ ہی مَیں نے یہ بیان کیا کہ جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں اور اُن انعام یافتہ لوگوں کی زندگی کے حالات کو قرآن کریم کے شیشے میں دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنی راہوں کو دعاؤں کے زور سے آسان کیا اور دعاؤں کے سہارے ان کا یہ سفر جو بہت ہی مشکل تھا آسانی سے طے ہوا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے نیک انجام کو پہنچے۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ ہمیں بھی جب ہم سورۂ فاتحہ میں مذکور دعا کرتے ہیں تو اُن دعاؤں کا سہارا لینا چاہیئے جن دعاؤں کا سہارا ہم سے پہلے انعام یافتہ لوگوں نے لیا تھا۔ ورنہ اس راہ پر سفر کرنا تو درکنار یہ دعا مانگنے کی بھی ہمت نہیں پیدا ہو سکتی۔ کچھ دعائیں جو قرآن میں مذکور ہیں ان کا بیان گذر چکا۔ اب مَیں جہاں سے مضمون ختم ہوا تھا وہاں سے دوبارہ شروع کرتا ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعائیں

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مامور فرمایا اور بہت ہی مشکل کام تھا جو آپ کے سپرد ہوا، یہاں تک کہ آپ نے محسوس کیا کہ ساری قوم انکار کر بیٹھے گی اور آپ کو رد کر دیا جائے گا تو اس وقت کیا ہوا۔ فرمایا (ـــ) کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کفر کو محسوس کر لیا تب کہا (ـــ) تو انہوں نے یہ دردناک صدا بلند کی (ـــ) کون ہے جو خدا کی راہ میں میری مدد کے لئے آگے آئے۔ اس وقت وہ چند حواری جو آپ پر ایمان لائے تھے انہوں نے کہا (ـــ) کہ ہم تیری مدد کے لئے خدا کی خاطر تیار ہیں (ـــ) ہم اللہ پر ایمان لے آئے (ـــ) اور اے عیسیٰؑ! تُو گواہ بن جا کہ ہم اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ تب انہوں نے یہ دعا کی (ـــ آل عمران: ۵۴) کہ اے ہمارے ربّ! ہم جو تُو نے اتارا ہے اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ (ـــ) اور ہم نے اس رسول کی پیروی شروع کر دی ہے۔ جس رسول کو تُو نے بھیجا تھا۔ (ـــ) تُو ہمیں بھی شاہدوں میں لکھ لے۔

نیک اعمال اور اخلاص کی دُعا

اس دعا کی حکمت کو سمجھنا چاہیئے۔ اس کے دو۲ حصّے ہیں۔ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مؤمن مخاطب ہوتے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں کہ آپ ہم پر گواہ بن جائیں، اور اس کے بعد خدا سے مخاطب ہوتے ہوئے یہ عرض کرتے ہیں کہ تُو ہمیں گواہوں میں شمار کر لے۔ یہ نہیں کہا کہ تُو ہمارا گواہ بن جا۔ عرض کیا (ـــ) ہمیں بھی شاہدوں میں لکھ لے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح انبیاء پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں اور خدا پر ایمان لانے والوں کی نگرانی کریں اور ان کے اعمال کا ہمیشہ باریک نظر سے جائزہ لیتے رہیں کیونکہ قیامت کے دن اُن کو اُن لوگوں پر گواہ بنایا جائے گا۔ اور گواہ بننے کے لئے جو شرائط ہیں وہ اُن میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی اس معاملے میں گواہ بننے کے لئے ضروری شرط یہ ہے کہ جس نیکی کی وہ تعلیم دیتے ہیں اس نیکی پر عمل بھی کرتے ہیں۔ اگر انبیاء میں یہ بنیادی شرط نہ پائی جاتی تو وہ ہرگز قوموں پر گواہ نہیں بنائے جا سکتے تھے۔ پس نیکی کا گواہ بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خود نیک ہو۔ پس حواریوں نے دیکھئے کیسی پُر حکمت دعا کی ہے۔ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ تُو ہمارا گواہ بن جا کیونکہ تُو ہی یہ اہلیت رکھتا ہے کہ جو بات کہتا ہے وہی کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ جس نیکی کی تعلیم دیتا ہے اس پر عمل پیرا ہے، ہمارا گواہ بن جا کہ ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اور پھر خدا سے عرض کی کہ اے خدا! ہمیں بھی گواہوں میں لکھ لے، ہم تیرے حضور اس قابل بنیں کہ لوگوں کو نہ صرف نیکی کی تعلیم دیں بلکہ اس تعلیم پر خود عمل کرنے والے ہوں یہاں تک کہ تیرے نزدیک ہم شاہدین میں لکھے جائیں۔ بہت بڑا مرتبہ ہے۔ جو طلب کیا گیا ہے یعنی تیرے حضور انبیاء کے ان ساتھیوں میں لکھے جائیں جن کو قوموں کی نگرانی پر مامور کیا جاتا ہے۔ پس نیک اعمال کی اور اخلاص کی دعا اس دعا کے اندر شامل ہو گئی اور بہت ہی جامع اور مانع دعا ہے۔

پھر بہت سے انبیاء کی دعا قرآن کریم نے یوں بیان فرمائی کہ مختلف انبیاء مختلف مصائب میں مبتلا ہو کر یہ دعا کیا کرتے تھے جن کا ذکر یوں فرمایا (—) کتنے ہی خدا کے نبی ایسے ہیں (—) جن کے ساتھ بہت سے خدا والوں نے مل کر جہاد کیا (—) وہ کمزور نہیں پڑے (—) اس وجہ سے کہ ان کو اس راہ میں یعنی اللہ کی راہ میں مصیبتیں پڑیں (—) اور یہ بھی کمزوری کے اظہار کا ایک مزید لفظ ہے (—) کمزور پڑ جانا۔ بوڑھے ہو جانا۔ تھک جانا۔ (—) اور ایسے حال میں نہیں پہنچے کہ وہ ذلیل اور رسوا ہو چکے ہوں اور ہمت ہار بیٹھے ہوں تو باوجود شدید مشکلات کے، لمبی مشکلوں کی راہ پر چلنے کے ان میں کوئی کمزوری نہیں آئی، کوئی بیزاری پیدا نہیں ہوئی، کوئی تھکن پیدا نہیں ہوئی اور مشکلات نے ان کے اعصاب کو مضمحل نہیں کر دیا اور دنیا کی نظر میں ان لوگوں میں وہ شمار نہیں ہوئے جو تھک ہار کر ذلیل ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ کیسے ہوا؟ اس لئے ہوا کہ وہ ایک دعا کیا کرتے تھے۔ (—) اس کے سوا ان کی دعا اور کچھ نہ تھی کہ (—) اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے۔ (—) اور اپنے نفس پر ہم جو زیادتیاں کرتے رہتے ہیں ان سے صرفِ نظر فرما (—) اور ہمارے اقدام میں استحکام بخش اور ہمیں متزلزل نہ ہونے دے (—) (آل عمران ۱۴۷-۱۴۸) اور ہمیں کافروں کی قوم پر نصرت عطا فرما۔

پس یہ جو دعائیں بتائی گئیں کہ یہ دعائیں کیا کرتے تھے ان دعاؤں کو اس مضمون پر چسپاں کر کے دیکھیں جو پہلے گذر گیا کہ ان میں یہ بات بھی پیدا نہیں ہوئی۔ یہ بات بھی پیدا نہیں ہوئی۔ یہ بات بھی پیدا نہیں ہوئی۔ یہ بات بھی پیدا نہیں ہوئی تو درحقیقت ان سب باتوں کا جواب اس دعا میں ہے۔ اس دعا کے جتنے ٹکڑے ہیں ان کا ان باتوں سے تعلق ہے جن باتوں سے وہ بچے رہے اور جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات بخشی اور وہ اس دعا ہی کا نتیجہ تھا۔ پس اگر آج بھی (صاحب ایمان) اس راہ کو طلب کر رہے ہیں تو اس راہ کی صفات کو اختیار کرنا پڑے گا اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے ثباتِ قدم کی التجائیں کرنی ہوں گی۔

اولوالالباب کی دعا

پھر قرآن کریم میں ایک دعا اولوالالباب کی دعا بتائی گئی ہے یعنی عقل والوں کی دعا جن کا دماغ روشن ہوتا ہے جن کا نورِ بصیرت تیز ہوتا ہے۔ فرمایا (—) (آل عمران) دیکھو آسمان اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں یقیناً اولوالالباب کے لئے، صاحبِ عقل لوگوں کے لئے نشانات ہیں۔ صاحب عقل لوگ کیا کرتے ہیں؟ صاحب عقل وہ لوگ ہیں (—) جو اللہ کو کھڑے ہو کر بھی، بیٹھ کر بھی یاد کرتے ہیں (—) اور رات کو لیٹے ہوئے یا دن کو لیٹے ہوئے بھی (—) اور ہمیشہ زمین و آسمان کی پیدائش پر فکر کرتے رہتے ہیں اور غور کرتے رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے یہ کیا پیدا کیا؟ اس میں کیا حکمتیں ہیں؟ اس کی تخلیق میں کیا لطائف پوشیدہ ہیں؟۔ یہ غور کرنے کے بعد ان کے دل سے بے ساختہ یہ دعا نکلتی ہے (—) (آل عمران ۱۹۲) کہ اے ہمارے رب! جو کچھ بھی تو نے پیدا کیا ہے حکمتوں سے بھرا ہوا ہے۔ باطل نہیں ہے۔ بے مقصد نہیں ہے۔ کیونکہ اتنا اعلیٰ انتظام جو ایسا مربوط ہو اور ایسا گہری حکمتوں پر مبنی ہو وہ عبث نہیں ہو سکتا۔ بے کار نہیں بنایا جا سکتا۔ ضرور اس کا کوئی مقصد ہے اور اگر ہم اس مقصد کو پورا کرنے والے نہ بنیں تو جس طرح بے کار چیزیں آگ میں پھینک دی جاتی ہیں ہمیں ڈر ہے کہ ہم بھی آگ کا ایندھن نہ بن جائیں تو ان سب باتوں پر مشتمل یہ دعا ہے اگرچہ الفاظ تھوڑے ہیں۔ عرض کرتے ہیں (—) (اے ہمارے رب تو نے جو کچھ بھی پیدا کیا ہے بے مقصد نہیں ہے) تیری شان بلند ہے، تو سبحان ہے، تو پاک ہے ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

آگ سے بچانے کی دعا کا مطلب

پس سوال یہ ہے کہ اچانک زمین و آسمان پر غور کرنے کے بعد آگ کے عذاب کا کیا ذکر چل پڑا۔ وہ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ وہ ذکر اس مضمون میں مخفی ہے۔ اس کے اندر یہ ذکر موجود ہے اگرچہ ظاہری آنکھ سے دکھائی نہیں دیتا۔ مراد یہی ہے کہ جب وہ یہ مضمون پا جاتے ہیں کہ اتنی عظیم الشان کائنات جو اتنی لطافتوں اور حکمتوں کے ساتھ بنائی گئی ہے اور ارب ہا ارب سال جس کی تخلیق کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں لگے یہ بے معنی اور بیکار نہیں ہو سکتی۔ ایک انسان ایک گلی ڈنڈا بھی بنائے تو اس کا ایک مقصد ہوتا ہے۔ بچے کوئی معمولی سا کھلونا بھی گھڑ لیں یا مٹی سے بنا لیں تو اس کا بھی ایک مقصد ہوا کرتا ہے۔ جب وہ مقصد پورا نہ ہو تو پھر اسے یا ردی میں پھینک دیا جاتا ہے یا آگ میں جلا دیا جاتا ہے۔ ہر پرزہ جس مقصد کیلئے بنایا جاتا ہے اس مقصد کو جب وہ پورا کرنا چھوڑ دے تو جنک (JUNK) میں چلا جاتا ہے پرانی کاریں آپ نے دیکھی ہوں گی کہ وہ ایسی جگہوں پر بھجوا دی جاتی ہیں جہاں بڑی بڑی مشینیں ان کو تڑ مڑ کر کے محض لوہے کا ڈھیر بنا دینے پر لگی رہتی ہے اور آناً فاناً ان کاروں کے حلیے بگڑ جاتے ہیں اور وہ محض لوہے کے ٹکڑے باقی رہ جاتے ہیں۔ مقصد کیا ہے؟ مقصد یہ ہے کہ ہر وہ چیز باقی رہے جو مفید ہے۔ جو ان مقاصد کے مطابق ہے جن مقاصد کے لئے اسے پیدا کیا گیا۔ اور ہر وہ چیز رد کر دی جائے اور اُسے کالعدم کر دیا جائے جو مقاصد کو ادا کرنے سے عاری ہو گئی ہو۔ کیونکہ اس کے رہنے کا اب کوئی جواز نہیں رہا۔ ان کے لئے آگ بنائی گئی ہے۔ آگ ان لوگوں کو ختم کرنے کے لئے بنائی گئی ہے جو مقصد کو پورا نہیں کر سکے۔ اس لئے یہ بڑی پر حکمت دعا ہے۔ دیکھئے ان لوگوں کو اولوالالباب کہنا یہاں کیسا سجتا ہے کہ غور و فکر کے بعد لمبی باتوں کی بجائے سیدھی نکتے کی بات کہی، آخری مقصد کی بات بیان کر گئے کہ اے خدا! ہم نے بہت غور کر لیا ہے۔ اب ہمیں یہ یقین ہو گیا ہے کہ اگر ہم نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہ کیا تو ہم آگ کا ایندھن بنائے جانے کے لائق ہوں گے پس ہم تجھ سے یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمیں آگ کے عذاب سے بچا (—) اے خدا! جسے تو آگ میں داخل کر دے یا داخل کرے گا تو اسے تو ذلیل و رسوا کر دے گا (—) (آل عمران ۱۹۳) اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔

یہ بھی کیسی پُرحکمت دعا ہے اور دیکھیں ان کے لئے اولوالالباب کہلانا کیسا زیب دیتا ہے کیونکہ یہ کہنے کے بعد کہ جسے تو آگ میں داخل کرے، یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ اللہ گویا (اللہ پناہ دے) لوگوں کو زبردستی آگ میں داخل کرتا پھرتا ہے۔ اس شبے کا ازالہ اس دعا کے آخری ٹکڑے نے کر دیا کہ (—) اے خدا! جن کو تو آگ میں داخل کرے گا وہ ظالم ہوں گے۔ خود اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہوں گے اور جو ظلم کرنے والے ہیں ان کی مدد نہیں کی جاتی۔ اس لئے تو ان کی مدد نہیں کرے گا (—) پھر یہ دعا آئی (—) کہ اے خدا! ہم نے اس منادی کی آواز کو سنا جو یہ پکار رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ اس کی یہ ندا تھی کہ اے لوگو! تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم نے اس پکار کو سنا اور ایمان لے آئے۔ اس ایمان لانے کے نتیجے میں کیا طلب کیا جاتا ہے۔ اولوالالباب یہ عرض کرتے ہیں (—) اے خدا! پہلا مطالبہ تو ہمارا یہ ہے کہ اب جب ہمیں نئی زندگی عطا کی گئی، نئے دور میں ہم داخل ہو رہے ہیں تو ہمارے پرانے گناہوں کا شمار نہ کیا جائے (کلین سلیٹ CLEAN SLATE) یعنی بالکل صاف تختی کے ساتھ ہم دوبارہ زندگی کا ایک نیا سفر شروع کریں۔ لیکن یہ کہنا بھی کافی نہیں کیونکہ زندگی کے اندر بہت سی برائیاں اس طرح داخل ہو جاتی ہیں جیسے فطرتِ ثانیہ بن گئی ہوں اور محض ایمان لانے کے نتیجے میں وہ بیماریاں از خود جھڑ نہیں جایا کرتیں۔ پرانے گناہ تو بخشے گئے لیکن بد عادتیں جو زندگی کا حصہ بن چکی ہیں وہ کیسے چھٹیں گی اور ان کے نتیجے میں جو نئے گناہ پیدا ہوتے رہیں گے ان کا کیا بنے گا۔ تو دیکھئے یہ صاحبِ عقل لوگ کیسی اچھی دعا کر رہے ہیں کہتے ہیں (—) پہلے کی بخشش اور آئندہ ہم سے ہماری وہ برائیاں دور کرنا شروع فرما دے جو برائیاں ہمارے ساتھ لاحق ہو چکی ہیں، بیماریوں کی طرح ہمیں چمٹ گئی ہیں، جن کو دور کرنا ہماری طاقت میں نہیں ہے۔ پس ایمان لانے کے ساتھ ہی سب برائیاں دور نہیں ہو جایا کرتیں اور یہ خصوصاً ان (—) کو یاد رکھنا چاہیئے جو دنیا میں (اشاعت دین) کر رہے ہیں۔ محض (—) کسی کو (دینِ حق کا پیروکار) بنا لینا اور یہ سمجھ لینا کہ فرض ادا ہو گیا ہرگز کافی نہیں کیونکہ بہت سے ایسے ایمان لانے والے ہوں گے جو سچے دل سے توبہ بھی کر چکے ہوں گے لیکن اپنی بہت سی بدیاں ساتھ لے کر آئیں گے جن سے چھٹکارا پانا ان کے بس میں نہیں۔ اگر ان کی طرف توجہ نہ کی گئی، اگر (دعوت الی اللہ) کرنے والا ان سے مستقل تعلق رکھ کے ان کی برائیاں دور کرنے میں ان کی مدد نہیں کرتا تو ایسے ہی ہو گا جیسے بعض بچے وبائی امراض کا شکار ہوتے ہیں اور مائیں ان کو جگہ جگہ لئے پھرتی ہیں، اتنا نہیں سوچتیں کہ مجالس میں لے کے جائیں گی تو اور بھی بیماریاں پھیلائیں گی۔ کئی مائیں میرے پاس بھی لے آتی ہیں جب میں پیار کر چکتا ہوں تو بتاتی ہیں کہ اس کو تو فلاں وبائی بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے وہ الگ بات ہے لیکن یہ جو مضمون ہے اس کو ضرور پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ قرآن کریم نے ہمیں بتایا کہ اولوالالباب اقرار کرتے ہیں کہ محض ایمان لانے کے نتیجے میں ہم پاک و صاف نہیں ہو گئے۔ ہمارے گناہ بخشے بھی جا چکے ہوں تب بھی ہمارے اندر برائیاں موجود رہیں گی اور تیری مدد کے سوا وہ برائیاں دور نہیں ہو سکتیں۔ پس (ایمان والوں) کو نومبایعین کی فکر کرنی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان کے ساتھ لگ کر ان کی کمزوریاں دور کرنے میں ان کی مدد کرنی چاہیئے ورنہ اسی طرح کھلے چھوڑ دیئے گئے تو باقی جماعت میں بھی وہ اپنی بیماریاں پھیلاتے رہیں گے۔ دعا کا اگلا حصہ اسے مکمل کر دیتا ہے۔ پھر وہ عرض کرتے ہیں (آل عمران ۔ ۱۹۴) اگر ہماری دعا قبول ہو گئی تو اب برائیاں تو تُو دُور کر دے گا لیکن پتہ نہیں کتنا وقت لگتا ہے۔ بعض بیماریاں عمر کا ساتھ دیئے ہوتے ہوتی ہیں، لمبے عرصے سے چمٹی ہوئی ہوتی ہیں اور پتہ نہیں کتنی عمر باقی ہے۔ اتنے عرصے میں وہ مٹ بھی سکیں گی کہ نہیں۔ موت کا کوئی وقت معین نہیں تو دیکھیں اولوا الالباب نے کیسی عقل والی دعا کی (۔) اے خدا! مارنا نہ جب تک نیکوں میں شمار نہ ہو چکے ہوں۔ تیری مرضی ہے جلد صحت دے یا دیر سے صحت دے۔ مقصد یہ ہے کہ جب تک صحت نہ پا چکے ہوں ہمیں واپس نہ بلانا۔ آخری سانس اس حالت میں لے رہے ہوں کہ تُو کہہ رہا ہو کہ تم ابرار میں داخل ہو گئے ہو۔ کیسی پیاری دعا ہے اور اولوا الالباب واقعی ایسی دعائیں کیا کرتے ہیں اور ایسی دعاؤں کی درخواستیں بھی کیا کرتے ہیں۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی لاہور میں ایک (رفیقہ) ہیں، یہاں ہماری جماعت کی بڑی مخلص رکن آمنہ صدیقہ کی والدہ ہیں۔ بہت بڑی عمر ہو چکی ہے۔ غالباً ۹۰ اور ۱۰۰ کے درمیان ہے لیکن (۔) ہوش و حواس خوب قائم اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے زمانے کی باتیں یاد۔ ان کا ابھی رمضان میں مجھے پیغام ملا، اس پر مجھے یہ آیت یاد آئی۔ میں نے کہا دیکھیں خدا نے کس طرح اپنے پیارے بندوں کی باتیں قرآن کریم میں محفوظ کر دی ہیں۔ ان کی بھی جو پہلے گذر چکے تھے، ان کی بھی جو بعد میں آنے والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میرے لئے صرف یہ دعا کیا کریں کہ خدا مجھے اس حالت میں واپس بلائے جب مجھ سے راضی ہو چکا ہو۔ پس (ہمیں نیکوں میں شامل کر کے وفات دینا) کی دعا صاحب عقل لوگوں کی دعا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ برائیوں کا زندگی کا ساتھ ہوتا ہے بعض دفعہ گر بھی جائیں تو دوبارہ بھی آجاتی ہیں۔ آخری فیصلہ اس وقت ہوگا جب انسان واپس جا رہا ہوگا۔ اس وقت اگر خدا کی رضا کی نگاہیں پڑ رہی ہوں، اگر اس کے نزدیک اس وقت انسان نیکوں میں شمار ہو چکا ہو تو زندگی کا مقصد پورا ہو گیا اور پھر انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ میں باطل میں نہیں ہوں۔ ان لوگوں میں نہیں ہوں جو باطل شمار کئے جاتے ہیں

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی دعا

پھر اس کے بعد ابھی ایک دعا جاری ہے اپنی ذات کے لئے سب کچھ مانگا گیا مگر اس دین کے لئے ابھی کچھ نہیں مانگا جس دین کے نتیجے میں ان کی اصلاح کا سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ موت کے تصور کے ساتھ ہی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اے خدا! ہم نے یہ پیغام دوسروں کو بھی تو پہنچانا ہے اور تیرے جو وعدے ہمارے متعلق پہلے نبیوں سے کئے گئے ہیں کہ ہم دنیا میں اس طرح اصلاحِ احوال کریں گے اور لوگوں کے حالات میں پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے۔ وہ وعدے اگر پورے نہ ہوئے تو قیامت کے دن پھر بھی ہمارے لئے شرمندگی ہے۔ یعنی ایک انسان اپنی ذات میں اگر نیک بھی بن چکا ہو اور اس کا بظاہر نیک انجام بھی ہو، وہ اگر دوسرے بنی نوع انسان کے متعلق اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرتا تو وہ اپنے آپ کو کامیاب نہیں سمجھتا۔ یہ اولوا الالباب کی تعریف کی جا رہی ہے چنانچہ یہ دعا بھی ساتھ بتا دی کہ (۔) اے خدا! وہ سارے وعدے ہمارے حق میں پورے فرما دے جو تو نے پہلے رسولوں کو دیئے تھے کہ ہم آنے والوں کے ساتھ یہ یہ سلوک فرمائیں گے۔ اب یہ کیا مطلب ہے کہ (۔) (جو وعدے رسولوں کے ساتھ کئے تھے)۔ دراصل یہاں یہ بات کھل گئی کہ یہ ساری دعا جو اولوا الالباب کی دعا ہے یہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں کی دعا ہے اور یہ جو باتیں ہو رہی ہیں یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلاموں کی ہی باتیں ہو رہی ہیں کیونکہ یہ آپ کی ہی ایک امت ہے جس کے متعلق گذشتہ تمام انبیاء نے خوشخبریاں دی تھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمام دنیا میں ہر دوسرے دین پر غالب فرمائے گا۔ تو وہ یہ عرض کرتے ہیں کہ (۔) تو نے گذشتہ تمام انبیاء کے ہاتھوں ہمیں جو خوشخبریاں بھیجی تھیں اور وعدے کئے تھے کہ میں امتِ محمدیہ سے یہ یہ سلوک کروں گا وہ ہمارے حق میں پورے فرما دے (۔) قیامت کے دن ہمیں ذلیل و رسوا نہ ہونے دینا کہ وہ وعدے جو ہمارے ساتھ وابستہ تھے وہ پورے نہ ہوئے۔ اب اگر وعدے پورے نہیں ہوئے تو بظاہر یہ خیال جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدے پورے نہیں کئے حالانکہ خدا تو وعدے پورے کرتا ہے۔ پس اس دعا کا آخری حصہ یہ ہے (۔) (آل عمران ۔ ۱۹۵) جہاں تک وعدوں کا تعلق ہے تُو یقیناً وعدہ خلافی کرنے والوں میں سے نہیں۔ تو لازماً اپنے وعدے پورے کرتا ہے۔ پس جب ہم یہ التجا کرتے ہیں کہ یہ وعدے ہمارے حق میں پورے فرما۔ تو مطلب ہے کہ ہمیں ان وعدوں کا مستحق بنا دے کیونکہ اگر ہم مستحق نہ رہے تو پھر یہ وعدے پورے نہیں ہوں گے لیکن قصور تیرا نہیں ہوگا۔ قصور ہمارا ہوگا تو اس طرح قرآن کریم اُن لوگوں کی راہوں کو ہم پر آسان بنا دیتا ہے جن کی راہیں ان کی دعاؤں کے نتیجے میں ان پر آسان بنائی گئیں اور ہمیں نصیحت فرماتا ہے کہ اس طرح یہ دعائیں کرتے کرتے اس سفر میں آگے بڑھو۔

کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کی دعا

پھر اللہ تعالیٰ کمزور عورتوں، مردوں اور بچوں کی دعا کو بھی قرآن میں محفوظ فرماتا ہے۔ ایسی عجیب کتاب ہے کہ زندگی کا کوئی پہلو خالی نہیں چھوڑتی۔ مختلف حالتوں کی دعائیں اس میں محفوظ ہیں۔ اگر آپ غور سے ان کا مطالعہ کریں تو زندگی کے ہر امکان پر یہ دعائیں حاوی ہیں اور زندگی کے ہر احتمال پر بھی یہ دعائیں حاوی ہیں۔ چنانچہ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کی راہ میں جنگ نہیں کرتے ہو جو یہ کہتے ہیں۔ (یہ آیت کے پہلے حصے کا ترجمہ ہے) کہ ان لوگوں کی خاطر تم کیوں جہاد نہیں کر رہے جو مظلوم ہیں اور مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں اور یہ دعائیں کر رہے ہیں کہ (۔) کہ اے اللہ ہمیں اس بستی سے نجات بخش جس بستی کے رہنے والے ظالم ہو چکے ہیں (۔) ہمارے لئے اپنی جناب سے کوئی دوست بنا کے بھیج دے (۔) (نساء ۷۶) اور اپنی ہی جناب سے ہمارے لئے کوئی مددگار بھیج دے۔

حضرت موسیٰؑ کی بے کسی کی دعا

پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا ہے جبکہ اُن کی قوم نے اُن کے ساتھ بیوفائی کی اور اللہ تعالیٰ کے واضح ارشاد کو سننے کے باوجود اُس پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ ایسے وقت میں جبکہ خدا تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ وہ ایک شہر میں داخل ہو جائیں جس کی فتح ان کے لئے مقدر کی گئی تھی تو اس موقع پر انہوں نے کہا (المائدہ : ۲۵) کہ اے موسیٰ جا تُو اور تیرا رب دونوں لڑتے پھرو۔ ہم تو یہاں بیٹھے رہنے والے ہیں۔ جب تم دونوں، تم اور تمہارا رب لڑ کے شہر فتح کر لو گے تو پھر ہمیں بتا دینا ہم بھی داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ عرض کیا (۔) اے میرے رب! میرا کمزوری کا یہ حال ہے کہ میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی کو اپنے ساتھ نہیں پاتا۔ سب میرا ساتھ چھوڑ چکے ہیں۔ اس دعا میں بھی بڑی گہری حکمت ہے۔ جواب دینے والوں نے موسیٰؑ سے یہ کہا تھا کہ تُو اور تیرا خدا لڑتے پھرو۔ دو کا ذکر کیا تھا۔ خدا تو ساری کائنات کا خدا ہے اور مالک ہے۔ اُس نے کسی سے کیا لڑنا ہے جب وہ کسی کی ہلاکت کا فیصلہ کرے گا تو وہ اُن کو ہلاک کر دے گا۔ لیکن دو لڑنے والے ضرور تھے۔ ایک موسیٰؑ تھے اور ایک اُن کے بھائی تھے۔ اُن کے اس جواب سے یہ شبہ پڑ سکتا تھا کہ موسیٰ ہی صرف وفادار رہا اور موسیٰؑ کا بھائی بھی ان لوگوں میں شامل ہو چکا ہے اس شبے کے ازالے کی خاطر حضرت موسیٰؑ کی دعا من و عن ہمارے سامنے رکھ دی گئی کہ دیکھو موسیٰؑ اکیلا ہی وفادار نہیں تھا اس کا بھائی بھی وفادار تھا اگرچہ قوم نے اس کا ذکر نہیں کیا تو دعا یہ بتائی کہ (۔) اے خدا! میں اکیلا ہی تیری راہ میں چلنے والا وفادار نہیں ہوں۔ بلکہ میرا بھائی بھی میرے ساتھ شامل ہے لیکن ہم صرف دو ہی ہیں۔ (المائدہ : ۲۶) ہمارے اور فاسقوں کی قوم کے درمیان تفریق کر دے۔ ایسا سلوک فرما کہ ظاہر ہو جائے کہ تیرے پسندیدہ لوگ ہیں، تیری رضا کو حاصل کرنے والے لوگ ہیں اور وہ لوگ نہیں جن سے تُو ناراض ہوتا ہے۔

نیک دل عیسائیوں کی دعا

قرآن کریم میں ایک دعا یہ بھی سکھائی گئی (المائدہ: ۸۴)۔ اے ہمارے ربّ! ہم ایمان لے آئے (۔) پس ہمیں بھی شہداء میں شمار کر لے۔ شاہدین میں شمار کر لے۔ اس سے وہ پہلی دعا یاد آجاتی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جواب میں ان لوگوں نے کی تھی جو اپنے آپ کو انصار الی اللہ کہتے تھے۔ اس میں یہ ذکر تھا کہ اے خدا! ہمیں شاہدوں میں شمار کر لے اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کا عجیب کرشمہ ہے کہ یہ دعا وہاں سکھائی گئی جہاں پہلے عیسائیوں کی تعریف کی گئی ہے۔ اور یہ فرمایا گیا ہے کہ نصاریٰ میں سے آج بھی ایسے لوگ ہیں کہ جب وہ خدا کا ذکر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی محبت سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ پس چونکہ ان کی خوبیوں کا ذکر چل رہا تھا اس لئے ان کی وہ بہترین دعا یہاں مومنوں کو یاد کرا دی گئی جس کے نتیجے میں ان کی نیکیوں کو اتنا دوام ہوا کہ بعض اُن میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ظہور کے بعد بھی اپنی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے بھی نیک ہوئے اور خدا کے نزدیک نیک ٹھہرے۔ پس (۔) کی دعا اُن عیسائیوں کے ساتھ جنہوں نے ابتداء میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا ایک گہرا تعلق رکھتی ہے اور خدا تعالیٰ کو یہ دعا منظور ہے تبھی اُمّتِ محمدیہ کے سلسلے میں بھی اس دعا کو دُہرایا گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بتایا گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے غلام بھی یہی دُعا کرتے ہیں۔

عیسائیوں کے حق میں پوری ہونیوالی دُعا اور ایک وعید

ایک دُعا مائدہ سے متعلق ہے۔ وہ بھی تشریح طلب ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دُنیا کی محبت اپنے حواریوں پر سرد کر دی اور وہ یوں لگتا تھا کہ کشکول ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تبلیغ کے لئے نکل گئے ہیں، سارے کام چھوڑ دیئے اور کوئی ذریعۂ معاش باقی نہیں رہا تو اس وقت انہوں نے دُنیا کی مشکلات سے گھبرا کر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ عرض کیا کہ آپ خدا کے حضور یہ دُعا کریں کہ وہ آسمان سے ہم پر مائدہ اتارے کیونکہ ہم تو اَب کمائی جوگے رہے نہیں۔ ہم تو خالصۃً اس کے دین کے لئے وقف ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہمارے رزق کا وہی انتظام کرے اور آسمان سے مائدہ اتارے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دُعا کی وہ اوّلین کے لئے بھی کی اور آخرین کے لئے بھی کی۔ وہ دُعا یہ ہے۔ (المائدہ: ۱۱۵) کہ اے ہمارے خدا! ہم پر آسمان سے نعمتوں کا دسترخوان نازل فرما۔ نعمتیں نازل فرما ایسی نعمتیں جو ہمارے اوّلین کے لئے بھی عید ہو جائیں اور آخرین کے لئے بھی عید ہو جائیں یعنی دونوں کے لئے خوشیوں کے سامان لائیں (ـ) اور وہ تیری طرف سے ایک نشان بن جائے۔ (ـ) تُو ہمارے رزق کا انتظام فرما اور تُو بہترین رزق عطا کرنے والا ہے۔ اس دُعا کے ساتھ یہ احتیاط ضروری ہے کہ اس دُعا کے بعد خدا تعالیٰ نے جو تنبیہہ فرمائی ہے اُس کو بھی پیشِ نظر رکھا جائے۔ یہ دُعا سُننے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں تیری یہ دُعا قبول کروں گا لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ان لوگوں نے اگر ناشکری کی تو ان کو عذاب بھی ایسا دوں گا جو دُنیا میں کبھی کسی کو نہ دیا گیا ہو اور دُنیا کے لئے عبرت کا نشان بنا دوں گا۔ اب اس شرط کے ساتھ رزق عطا کرنا یہ عجیب سا لگتا ہے۔ آخر اس کا کیا مطلب ہے؟ غور طلب بات ہے کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ رحیم و کریم، رزاق، دیالو، بے انتہا سخی اور رحم کرنے والا، اور اپنے نبی کی یہ دُعا سُنتا ہے کہ ہاں! مَیں ان کے لئے آسمان سے رزق اتاروں گا اور ساتھ ہی اتنی بڑی تنبیہہ کر دیتا ہے کہ اگر یہ ناشکرے ہوئے تو ایسا عذاب دُوں گا کہ دُنیا میں کبھی کسی کو نہ دیا گیا ہو۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ اس کو جب آپ سمجھ لیں گے تو پھر اس دُعا کو متوازن طور پر خدا کے حضور عرض کرنے کی توفیق پائیں گے ورنہ اس کا غلط مطلب سمجھ کر آپ دُعا مانگتے رہیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مائدہ سے دراصل رُوحانی مائدہ مراد لیا تھا اور رزق کی دُعا بھی مانگی ہے لیکن ضمنی طور پر چنانچہ آپ دوبارہ اس دُعا کو پڑھیں۔ فرمایا: ہمارے لئے آسمان سے مائدہ اُتار جو ہمارے اوّلین اور آخرین کے لئے عید ہو۔ (ـ) اور ہمیں رزق دے۔ پس رزق اَور ہوا اور وہ مائدہ اَور ہوا اور اس مائدہ کے علاوہ رزق بھی مانگا ہے لیکن دُعا کی درخواست کرنے والے جو لوگ تھے اُن کے ذہن میں رُوحانی مائدہ نہیں تھا دُنیاوی مائدہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس دُعا کو قبول کرتے ہوئے متوجہ کیا کہ اصل رُوحانی مائدہ ہے۔ اگر تم نے رُوحانی مائدہ سے فائدہ نہ اٹھایا اور دُنیاوی رزق میں پڑ گئے تو لوگوں کے لئے ٹھوکر کا موجب بنو گے۔ دُنیا تمہاری مادّی ترقی دیکھے گی اور یہ سمجھے گی کہ حضرت عیسیٰؑ نے جو دُعا مانگی تھی اس کے نتیجے میں تمہیں سب کچھ حاصل ہو گیا اور تمہاری پیروی کو فخر سمجھے گی اور اسی کو ذریعۂ نجات سمجھے گی، دُنیا یہ سمجھے گی کہ ایسی قومیں جن پر خدا نے اتنی نعمتیں کی ہوں کہ ساری دُنیا سے زیادہ اُن پر رزق فراخ کر دیا ہو۔ وہ تمام دُنیا کی دولتوں کے مالک بن بیٹھے ہوں وہ اچھے لوگ ہیں تبھی تو خدا تعالیٰ اُن کو عطا کر رہا ہے تو یہ فرمایا کہ ضروری نہیں ہے کہ یہ ظاہری رزق پانے کے بعد بھی خدا کی نظر میں وہ اچھے لکھے جائیں۔ تیری دُعا کی خاطر ہم اُن کو رزق تو دے دیں گے لیکن اگر رُوحانی مائدہ کے بغیر انہوں نے رزق پر قناعت کی اور رزق کے عاشق ہو گئے اور اسی کے ساتھ دل لگا بیٹھے تو چونکہ دُنیا کے لئے ٹھوکر کا ذریعہ بن سکتے ہیں، اس لئے ہم پر فرض ہو گا کہ ہم آخر اُن کو ہلاک کر دیں تاکہ دُنیا یہ سمجھ لے کہ محض ظاہری رزق عطا کرنا انعام نہیں ہے۔ انعام اَور چیز ہے اور ظاہری رزق میں فراخی دینا اَور چیز ہے۔ یہ وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنا عظیم الشان رزق یعنی مادی رزق بھی عطا کرنے کا وعدہ فرمایا، اتنی ہی بڑی تنبیہہ کر دی کہ اس رزق کا حق ادا کرنا ورنہ تم صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے جاؤ گے اور ایک عبرتناک عذاب کے ذریعے مٹائے جاؤ گے۔ یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا تھی جو اولین کے علاوہ آخرین کے متعلق خصوصیت سے مانگی گئی تھی۔ آخرین میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے آج کے دَور کے عیسائی ہیں اور آپ دیکھ لیجئے کہ خدا نے کس شان سے اس دعا کے ظاہر کو پورا فرمایا ہوا ہے۔ اتنا رزق وسیع کیا ہے کہ باقی ساری دنیا ان کے مقابل پر بھکاری بنی ہوئی ہے، کچھ بھی ان کے پلّے نہیں۔ ساری دنیا کے یہ رازق بنے ہوئے ہیں جس کو چاہیں اس کو رزق دیتے ہیں جس سے چاہیں اس سے چھین لیتے ہیں لیکن چونکہ اس شرط کو پورا نہیں کیا جو روحانی مائدہ سے تعلق رکھتی تھی اس لئے دنیا کے لئے ٹھوکر کا موجب بھی بن گئے ہیں۔ بہت سے غریب ممالک، مسلمان بھی اور ہندو بھی اور بدھسٹ بھی اس لئے عیسائی ہو رہے ہیں کہ وہ کہتے ہیں دیکھو خدا نے ان سے حسن سلوک فرمایا۔ ان پر فضل فرمائے۔ یہ ٹھیک ہی ہوں گے تو خدا تعالیٰ ایسا کر رہا ہے۔ پس قرآن کریم کی دوسری آیت میں جو تنبیہہ مضمر تھی وہ تنبیہہ ہم اپنے سامنے ظاہراً پوری ہوتی ہوئی دیکھ رہے ہیں۔ پس اس لئے یہ لازم ہے کہ یہ قومیں اگر اصلاح نہیں کریں گی اور خدا تعالیٰ کے روحانی رزق کی طرف متوجہ نہیں ہوں گی اور دین کی طرف، سچے دین کی طرف واپس نہیں لوٹیں گی تو یہ عبرت کا نشان بن جائیں گی اور ان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائیگا۔

انگلستان کے دل میں، لنڈن میں کھڑے ہو کر میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ یہ ۱۰۰ فیصدی سچی باتیں ہیں۔ کوئی دنیا کی طاقت ان کو ٹال نہیں سکتی۔ دو ہزار سال پہلے کوئی یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس طرح حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں کو اتنا بڑا رزق عطا کیا جائے گا اور اتنا وسیع دسترخوان ان کے لئے اتارا جائے گا۔ چودہ سو سال پہلے جب قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی، کوئی وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ عیسائی آخر دنیا میں کس طرح حاوی ہو جائیں گے اور رزق کے تمام ذرائع پر کس طرح وہ قابض ہو کر بیٹھ جائیں گے۔ کیونکہ اس آیت میں موجود ہے کہ جب عیسیٰؑ نے آخرین کے لئے یہ دعا مانگی تو خدا نے فرمایا ہاں! میں قبول کروں گا لیکن جو لوگ دنیاوی رزق پر راضی ہو جائیں گے اور روحانیت کی طرف سے آنکھ پھیر لیں گے اُن کو پھر میں عذاب کا نشانہ بناؤں گا۔

عذاب کا وعدہ بھی لازماً پورا ہوگا۔

پس یہ جو دوسرا حصہ ہے اس نے لازماً پورا ہونا ہے صرف ایک شرط ہے کہ یہ قومیں توبہ کریں اور ان آخرین میں شامل ہو جائیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے آخرین ہیں کیونکہ ایک وہ آخرین ہیں جن کا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر کیا ہے اور ان کے متعلق یہ مضمون بیان ہوا ہے جو اس آیت میں ہے۔ ایک وہ آخرین ہیں جن کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے اور وہ ذکر بالکل مختلف رنگ میں ہے وہ یہ ہے کہ اسلام جس طرح آج غریب ہے یعنی غربت سے شروع ہوا اور دولت سے شروع نہیں ہوا، ایسے آخرین آنے والے ہیں کہ وہ بھی اس تاریخ کو دھرائیں گے اور اسلام دوبارہ غریبانہ حالت سے شروع ہو گا (حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: پس یہاں جن کا ذکر ہے وہ دولت مند نہیں بلکہ غریب جماعت ہیں اور خدا کی راہ میں مالی قربانیاں کرنے والے ہیں پس آج بچنے کی راہ یہی ہے کہ اس جماعت میں شامل ہوں)

آج کے دور کی اہم دُعا

اب حضرت آدم اور اس کے ساتھی کی دعا جو کہ قرآن کریم میں یوں بیان ہوئی ہے جبکہ شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا اور انہیں دھوکہ دیا تو ان دونوں نے عرض کیا۔

اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ (سورۃ الاعراف: ۲۴) اگر تو نے ہم سے بخشش کا سلوک نہ فرمایا تو ہم یقیناً گھاٹا پانے والوں میں ہو جائیں گے۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) تحریر فرماتے ہیں:

"انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہیئے۔ (اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اگر تو نے ہم سے بخشش کا سلوک نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم یقیناً گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے) (ملفوظات: جلد ۳۔ صفحہ ۲۷۵)

چونکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو روحانی طبیب بنا کر بھجوایا گیا تھا اس لئے معلوم ہوتا ہے اس دعا کا اس دور کے ساتھ گہرا تعلق ہے (ـ) (حضرت بانی سلسلہ) کی جماعت سے گہرا تعلق ہے کیونکہ ایک تیئے (ـ) دور کے ساتھ اس دعا کا تعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے ۔ اس نئے دور میں اس دعا کی مدد سے داخل ہوں اور یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں کہ (۔) اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا (۔) اگر تو نے مغفرت نہ فرمائی ...... اور ہم پر رحم نہ فرمایا (الاعراف: ۲۴) تو یقیناً ہم گھاٹا پانے والوں میں سے ہوں گے ۔ اس دعا میں لفظ خاسرین کا بھی دورِ آخر سے گہرا تعلق ہے کیونکہ قرآن کریم میں سورہ عصر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (العصر ۲-۳) اس زمانے سے خبردار رہو، اس زمانے کا خیال کرو جبکہ انسان بحیثیت مجموعی گھاٹا پاتے والوں میں سے ہو گا ۔ انسان گھاٹا کھائے گا یعنی تمام عالم کا یہ حال ہوگا، تمام دنیا گھاٹا کھانے والی دنیا ہو جائے گی ۔ پس ان دعاؤں کا مضمون ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہوتا ہے اور بڑے گہرے آپس کے تعلقات ہیں۔ جو سرسری نظر سے دکھائی نہیں دیتے لیکن جب آپ ذرا ڈوب کر ان کا مطالعہ کریں تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں کہ روحانی نظام بھی بہت گہرا مربوط نظام ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کا تعلق چل رہا ہے ۔ پس (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جب اپنی جماعت کو اس دعا کی طرف متوجہ فرمایا تو یونہی نہیں کہ دل میں یونہی خیال آگیا کہ چلو یہ بھی دعا کیا کرو بلکہ اپنے آدم ہونے کے اعتبار سے اور قرآن کریم کی اس خبر کے اعتبار سے کہ یہ زمانہ گھاٹا کھانے والوں کا زمانہ ہے، یہ دعا جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی اہم ہے اور ہماری بقا کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔

جنتیوں کی ایک دعا

ایک اور دعا سے پتہ چلتا ہے کہ دعاؤں کا سلسلہ صرف اس زندگی سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ مرنے کے بعد بھی جاری رہے گا ۔ چنانچہ سورۃ اعراف میں یہ دلچسپ دعا موجود ہے جو مرنے کے بعد اعراف پر موجود جنتی خدا سے مانگیں گے اور اس وقت وہ یہ دعا کریں گے (۔) کہ اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں میں نہ شمار کرنا ۔ (سورۃ الاعراف: ۴۸)

اس کا کیا مطلب ہے؟ وہ تو ظالموں کی دنیا سے نکل کر اپنے خدا کے حضور حاضر بھی ہو گئے اور اس مقام پر فائز کئے گئے جسے قرآن کریم اعراف کا مقام بتاتا ہے یعنی خدا کے منتخب چیدہ بندے جس طرح پہاڑ کی بلند چوٹی پر کوئی کھڑا ہو اس طرح ان کو رفعتیں عطا کی جائیں گی اور وہ دور سے دکھائی دیں گے ۔ نمایاں طور پر معلوم ہوگا کہ یہ خدا کے پیارے بندے ہیں ۔ اس مقام پر فائز ہونے کے باوجود یہ حال ہوگا کہ عرض کریں گے (۔) اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کی قوم میں داخل نہ کرنا ۔ دراصل ابھی اعراف پر فائز لوگوں کے ساتھ حساب کتاب ہونا باقی ہے ۔ یہ اس دور کی بات ہو رہی ہے جبکہ حشر نشر ہو چکا ہے لیکن ابھی آخری فیصلے کا وقت آنے والا ہے مگر نیکوں کی علامتیں بھی ظاہر ہو گئی ہیں ۔ بدوں اور جہنم والوں کی علامتیں بھی ظاہر ہو رہی ہیں۔ وہ دو گروہوں میں بانٹے جا رہے ہیں تو انکسار کا تقاضا یہ ہے اور عجز کا تقاضا یہ ہے کہ اس حالت میں بھی جبکہ سامنے جنت دکھائی دے رہی ہو خدا سے یہ عرض کریں کہ جہاں تک ہماری ذات کا تعلق ہے اگر تو ہمارے ظالم ہونے کا فیصلہ کرے تو تیرا فیصلہ برحق ہو گا ۔ ہم اپنے گناہوں اور کمزوریوں سے واقف ہیں ۔ اعراف پر فائز ہونے کی وجہ سے ہمیں کوئی دھوکہ نہیں لگا ۔ ہم یہ نہیں سمجھ رہے کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جان پر کوئی ظلم نہیں کیا۔ اس لئے جب ہم کہتے ہیں کہ (اے ہمارے ربّ ہمیں ظالم قوم میں سے نہ بنانا) تو مراد یہ ہے۔ کہ تیرے حضور ہم ظالموں میں شمار نہ ہوں ۔ ہماری تو یہ التجا ہے کہ ظلموں کے باوجود تو ہمیں نیک لوگوں میں لکھنا اور ہم بخشے جائیں تو ہم اس دھوکے میں مبتلا نہیں ہوں گے کہ اپنی نیکیوں کی وجہ سے بخشے گئے بلکہ یہ سمجھیں گے کہ ظالم ہوتے ہوئے بھی تو نے ہمیں ظالموں میں شمار نہیں فرمایا۔

متکبروں کے خلاف حضرت شعیب کی دعا

حضرت شعیب علیہ السلام کی دعا جبکہ قوم کے متکبروں نے آپ کو دھمکی دی اور وہ دھمکی یہ تھی کہ تم واپس سوادِ اعظم میں لوٹ آؤ ۔ اکثریت قوم کی تمہیں واپس بلا رہی ہے۔ تم نے اقلیت کی ایک عجیب سی نئی راہ اختیار کر لی ہے اور بہت معمولی تعداد میں ہو ۔ تمہاری حیثیت کوئی نہیں ۔ جب چاہیں ہم تمہیں مٹا سکتے ہیں اس لئے اب دو ہی باتیں ہیں ۔ جھگڑے ختم کرو اور بحثیں ختم کرو ۔ یا تو تم ہمارے مذہب میں واپس لوٹ آؤ یا پھر ہم تمہیں ملک بدر کر دیں گے اور تمہیں اپنے وطن میں بھی رہنے کا حق نہیں رہے گا ۔ اس پر حضرت شعیبؑ نے جو جواب دیا وہ ایک دعا تھی جو اپنے ربّ سے مخاطب ہو کر کی ۔ قوم یہ دھمکی دے رہی تھی اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ قوم کی بات کو بھلا کر وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا کہ (۔) اللہ کا علم ہر چیز پر وسیع ہے (۔) ہمارا توکل تو اللہ پر ہے نہ کہ کسی قوم کے سہارے پر،

نہ اکثریت پر، نہ دنیاوی طاقت پر (۔) (الاعراف: ۹۰) اے خدا! اب اس قوم اور ہمارے درمیان تو فیصلہ فرما کیونکہ ہمیں تو اب فیصلے کی کوئی طاقت نہیں اور تو حق کے ساتھ فیصلہ فرما (۔) اور سب فیصلہ کرنے والوں سے تیرا فیصلہ بہتر ہوا کرتا ہے ۔ پس وہ قوم جو دین کی راہ میں ستائی جائے اور اُسے دھمکی دی جائے کہ یا تم ہمارے اندر واپس لوٹ آؤ ورنہ ہم تمہیں ملک بدر کر دیں گے، ان کے لئے یہ بہت ہی موزوں دعا ہے اور اُن کے حالات پر اطلاق پاتی ہے ۔

ملک بدر کرنے کا جو مضمون ہے اس کے متعلق یہ ذہن نشین کریں کہ ضروری نہیں ہوا کرتا کہ کسی کو وطن سے نکال کر ملک بدر کیا جائے ۔ اس کے شہری حقوق چھین کر بھی اس کو ملک بدر کیا جا سکتا ہے ۔ پس مختلف ادوار کے مختلف انداز ہوا کرتے ہیں ۔ اس جدید دَور میں ملک بدر کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ ملک میں رکھتے ہوئے شہری حقوق سے محروم کر دیا جائے اور یہ واقعہ کوئی نیا نہیں، اس سے پہلے بھی ہو چکا ہے ۔ حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کے زمانے میں بھی فرعون نے اس طرح موسیٰؑ کی قوم کو ملک بدر کیا تھا کہ جسمانی طور پر باہر نکلنے نہیں دیتا تھا اور شہری حقوق سارے چھین لئے تھے ۔ پس یہ ملک بدر کرنے کی ذلیل ترین صورت ہے کہ نجات حاصل کرنے کے لئے جو باہر بھاگنا چاہے اس کی راہ میں روکیں ڈالو، اس کو سزائیں دو ۔ قید کرو کہ تم نکلنے کی کوشش کیوں کرتے ہو اور ملک میں رکھتے ہوئے اس کے سارے حقوق چھین لو ۔ پس یہ جو فرعونی دور ہے اس کا ملک بدر کرنا سب سے زیادہ خوفناک اور تکلیف دہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مظلوم بندوں کو اس قسم کے ظلموں سے نجات بخشے ۔

حضرت موسیٰ کے مقابلہ پر آنے والے جادوگروں کی ہدایت پانے کے بعد دعا

اس وقت جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم کو فرعون نے نکلنے نہ دیا اور حضرت موسیٰؑ نے اصرار کیا کہ میری قوم کو نکلنے دو، ان ظلموں سے نجات بخشو ۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ یہ اس ملک کے برابر کے شہری نہیں تو ان کو ملک چھوڑنے دو تو فرعون نے کہا نہیں یہ بھی نہیں کروں گا ۔ جو زور لگا سکتے ہو لگاؤ، اس پر بالآخر مقابلہ روحانی مقابلے تک پہنچا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرعون نے یہ کہا کہ تم جو الٰہی نشانات دکھاتے پھرتے ہو میرے نزدیک تو یہ محض دھوکہ اور جادوگری ہے اس لئے کیوں نہ تمہارا تمہارے جیسوں سے مقابلہ کرا دیا جائے اور دنیا دیکھ لے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ چنانچہ فرعون نے یہ منادی کرائی کہ جو اس ملک کے چوٹی کے جادوگر ہیں وہ اکٹھے ہو جائیں اور لوگ بھی فلاں دن جو کہ خوشیاں منانے کا ایک دن تھا، اکٹھے ہوں کیونکہ اس دن ایک جادوگر کا دوسرے جادوگروں سے مقابلہ ہونا ہے ۔ اسکی ساری تفاصیل قرآن کریم میں موجود ہیں مختصراً یہ بتاتا ہوں کہ جادوگر جب حضرت موسیٰؑ کے مقابلے کے لئے حاضر ہوئے تو فرعون نے ان سے مخاطب ہو کے کہا کہ بتاؤ کیا چاہتے ہو؟ اسکے مقابل پر ہم سے کیا لو گے؟ تو انہوں نے فرعون کا قرب نہیں مانگا ۔ انہوں نے فرعون سے دنیاوی انعام مانگے ۔ یہ بڑی دلچسپ بات ہے ۔ خدا کے نیک بندے جب خدا سے انعام مانگتے ہیں تو قرب الٰہی مانگتے ہیں ۔ انبیاء سے کوئی چیز مانگتے ہیں تو ان کا قرب مانگتے ہیں ۔ فرعون نے معلوم ہوتا ہے اسمیں سبکی محسوس کی ۔ اس نے کہا اچھا یہ انعام تو میں دوں گا ہی اور تمہیں مقرب بھی بنالوں گا حالانکہ مقرب بننے کی کوئی التجا ہی انہوں نے نہیں کی تھی ۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُن کے دل میں فرعون کی کوئی محبت نہیں تھی ۔ فرعون کی کوئی عظمت نہیں تھی اور غالباً یہی وجہ ہے کہ پھر ہدایت یافتہ بھی ہو گئے ۔ اگر فرعون یا اس کے دین سے گہری محبت ہوتی اور اس کی عظمت دلوں میں بیٹھی ہوتی تو شاید اتنی آسانی سے ہدایت نہ پاتے ۔ بہرحال جب انہوں نے خدا تعالیٰ کا نشان دیکھا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُن کے شعبدوں پر ایک عظیم الشان فتح عطا ہوئی تو فرعون کی طرف متوجہ ہوئے بغیر وہ ایمان لے آئے اور اسی وقت انہوں نے یہ دعا کی .... (الاعراف ۔ ۱۲۷) کہ اے خدا! اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل فرما۔ (ــــــ) اور ہمیں مسلمین میں وفات دینا ۔

اس دعا کی وجہ یہ تھی کہ اُن کے ایمان پر فرعون بہت بگڑا اور ان کو بہت دھمکیاں دیں اور یہ کہا کہ تم میری اجازت کے بغیر کس طرح ایمان لے آئے ہو ۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اجازت کا کیا سوال ہے ۔ ہم نے سچائی دیکھی اور ایمان لے آئے ۔ اس پر فرعون نے کہا، اچھا! اگر یہ بات ہے تو میں تمہیں اسقدر دردناک عذاب دوں گا کہ ایک طرف سے تمہارے بازو کاٹوں گا اور دوسری طرف سے ٹانگیں کاٹوں گا اور تمہیں ہمیشہ کے لئے ذلیل و رسوا کر کے اور بے کار کر کے پھنکوا دوں گا اور دنیا میں جو تکلیف دی جا سکتی ہے وہ تمہیں دوں گا ۔ اس پر انہوں نے فرعون سے کہا (ــــــ) جو کچھ تو دنیا میں فیصلے کر سکتا ہے کر گزر ۔ جو عذاب دے سکتا ہے دے ۔ ہم تو سچائی کو دیکھ کر ایمان لے آئے ہیں اور ان مشکل حالات کو پیش نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھتے ہوئے جو ان کو نظر آرہے تھے انہوں نے یہ دعا کی (———) کہ اے خدا! ہم پر صبر نازل فرما۔ تیری طرف سے جب تک صبر کی توفیق نہ ملے ہم اپنی کوشش سے صبر نہیں کر سکیں گے اور اگر ہمیں مارنا ہی ہے تو مسلمان ہونے کی حالت میں مارنا موت کے ڈر سے کافر ہونے کی حالت میں زندہ نہ رکھنا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا

حضرت ہارون کو جب حضرت موسیٰ نے جانشین بنایا اور ان کی قوم کا اکثر حصہ بگڑ گیا اور بچھڑا بنا لیا تو حضرت موسیٰ واپس لوٹے۔ یہ واقعہ آپ نے قرآن کریم میں بارہا پڑھا ہوگا کہ کس قدر غضب کی حالت میں تھے اور یہاں تک کہ حضرت ہارون کو ذمہ دار گردانا اور ان سے سختی سے جواب طلبی کی۔ اسپر حضرت ہارونؑ نے اپنے بزرگ تر بھائی کو سمجھایا کہ میں تو بالکل بے قصور ہوں۔ مجھ میں تو طاقت ہی نہیں تھی کہ ان جاہلوں کو روک سکتا۔ میں نے کوشش کی مگر انہوں نے اپنی ضد کی اور توحید سے دوبارہ شرک کی طرف مائل ہو گئے۔ تب حضرت موسیٰ نے یہ دعا کی (———) (الاعراف: ۱۵۲) اے میرے ربّ! مجھے بھی بخش اور میرے بھائی کو بھی بخش دے۔ (———) اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما۔

حضرت موسیٰ کی اس دعا میں اور پہلی دعا میں یہ فرق ہے کہ یہاں اپنا رب کہکر دعا کی یہ درخواست پیش کی ہے۔ پہلے ہم دونوں کے رب یا ہمارے ربّ کے طور پر خدا سے التجا مانگی تھی۔ یہاں چونکہ حضرت موسیٰؑ خدا کی طرف سے لوٹے تھے یعنی خدا کے ساتھ خاص لقاء کے بعد لوٹے تھے اور حضرت ہارونؑ کا معاملہ وہاں مشکوک بنا ہوا تھا کہ آپ کس حد تک ذمہ دار ہیں، کس حد تک نہیں تو آپ نے اپنے حوالے سے دعا مانگی کہ مجھے تو تُو جانتا ہے کہ میں تیری طرف سے لوٹ کے آیا ہوں۔ میں کلیتہً بری الذمہ ہوں۔ اسلئے اے میرے ربّ! مجھے بھی بخش دے اور میرے بھائی کو بھی بخش دے اور ہم سے ان لوگوں سے الگ معاملہ فرما۔ (—) تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

حضرت موسیٰ کی دعائیں اپنا ایک خاص انداز رکھتی ہیں۔ جب آخر حضرت موسیٰؑ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور اپنی قوم کے ۷۰ (ستّر) آدمیوں کو ایک مقررہ مقام پر جو خدا نے مقرر فرمایا تھا ساتھ لے جانے لگے تو وہاں طبعی طور پر زلزلہ آگیا اور وہ زلزلہ اتنا شدید تھا کہ ڈر تھا کہ سب ہلاک نہ ہو جائیں۔ خدا تعالےٰ کی لقاء کے لئے (یعنی جس حد تک بھی ان کو لقاء نصیب ہو سکتی تھی) حضرت موسیٰؑ چنیدہ ستّر آدمیوں کو ساتھ لے کر جا رہے تھے اور آگے سے زلزلہ آگیا اور وہ بھی بڑا خطرناک تو ایسے موقعہ پر حضرت موسیٰ نے کیا دعا کی وہ دعا یہ ہے۔ (———) کہ اے خدا! اگر تو چاہتا تو اس سے پہلے بھی تو ان کو ہلاک کر سکتا تھا۔ اس وقت جبکہ ایک خاص مہم پر جا رہے ہیں یہ تو ہلاکت کا وقت نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ یہ گنہگار نہیں ہیں۔ یہ نہیں کہ ان کو ہلاک کرنا درست نہیں ہے، پر مجھے موقعہ اچھا نہیں لگ رہا اور جہاں تک تیری قدرت کا تعلق ہے۔ (———) چاہتا تو مجھے بھی ہلاک کر دیتا۔ (—) کیا تو ہمیں اب اس وجہ سے ہلاک کرے گا کہ ہمارے بعض بیوقوفوں نے شرک اختیار کیا؟ (—) یہ نہیں میں مان سکتا۔ (—) یہ مطلب ہے کہ مجھے یقین ہے کہ یہ صرف آزمائش ہے۔ ڈراوا ہی ڈراوا ہے اور کچھ نہیں ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تو ایسی بات کرے (—) اس طرح کی آزمائشوں کے ذریعے تو جس کو چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے۔ مراد ہدایت عطا کرنا ہے۔ اور جن کمزوروں کو چاہتا ہے ان کو ننگا کر دیتا ہے اور ان سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ (—) لیکن اے خدا! یاد رکھنا کہ ہمارا ولی تُو ہے۔ تیرے سوا اور کوئی نہیں۔ تیرے سوا ہم کسی سے مدد نہیں مانگ سکتے۔ نہ کسی اور دروازے کو کھٹکھٹائیں گے۔ (———) پس ہمیں بخش دے۔ (—) اور ہم پر رحم فرما۔ (—) تو سب بخشنے والوں سے بڑھ کر اور سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔ (———) (الاعراف ۱۵۶۔ ۱۵۷) اے خدا! اس دنیا میں بھی ہمارے لئے حسنات لکھ دے اچھی چیزیں لکھ لے۔ حسنتے اس دنیا میں بھی ہمارا مقدر بنا دے۔ (———) اور آخرت میں بھی۔ (———) کیسی پیاری دعا ہے۔ کہتے ہیں ہم تو اب تیری طرف آ ہی گئے ہیں۔ لمبا سفر کر کے تیرے حضور حاضر ہو گئے ہیں۔ اب تو واپسی کا کوئی رستہ نہیں رہا۔ اب تو خیر سے کر ہی واپس لوٹیں گے (—) ہم تیرے پاس آگئے۔ اب ہم سے یہ سلوک نہ کرنا کہ دشمنوں میں ہماری فضیحت ہو اور جگ ہنسائی بنے۔

پس انبیاء کی دعاؤں پر غور کریں اور دیکھیں یہ انعام یافتہ لوگ تھے۔ کیسے موقع اور محل کے مطابق، کتنی حکمت کے ساتھ اور درد کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ انہوں نے ایسی دعائیں مانگیں جو معلوم ہوتا ہے کہ مانگتے وقت ہی خدا کے حضور مقبول لکھی گئی تھیں اور ان کے رد کرنے کا سوال ہی نہیں تھا کیونکہ دعائیں اپنی سچائی اور خلوص کے ساتھ خود اپنی مقبولیت کی گواہ بن کر دلوں سے اٹھ رہی تھیں۔

سب دعاؤں کی تان اللہ کی حمد پر ٹوٹتی ہے

چونکہ وقت زیادہ ہو رہا ہے۔ اسلئے اس ایک دعا کے بعد جو اب میں آپ کو بتاؤں گا پھر یہ سلسلہ (اللہ نے چاہا تو) اگلے جمعہ میں جاری رہے گا۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا۔ آخرت میں بھی دعاؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد کی جو زندگی ہے اس میں اور بھی مزید ترقیات عطا ہوتی ہیں اور روحانی دنیا میں کوئی ترقی دعا کی مدد کے بغیر عطا نہیں ہو سکتی۔ اس مضمون کو خوب ذہن نشین کر لیں۔ پس اگر مرنے کے بعد بھی ترقیات کا سلسلہ جاری ہے تو دعاؤں کا سلسلہ لازم ہے چنانچہ فرمایا۔ (——) جنت میں ان جنتیوں کی کیا دعا ہوگی۔ (——) اے اللہ تو ہر برائی سے پاک ہے (——) اور وہ ایک دوسرے کو سلام بھیجیں گے۔ سلام دعا ہے۔ ایک دوسرے کے لئے خدا سے سلامتی مانگیں گے۔ (———) (سورۃ یونس: ۱۱) اور آخری دعویٰ ان کا یہ ہوگا۔ آخری دعا ان کی یہ ہوگی کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

یہاں رب کے اوپر دعا کی جو تان ٹوٹی ہے اور قرآن کریم کی پہلی آیت (———) پر جو دعا کی تان ٹوٹی ہے تو اسمیں اُس مضمون کی طرف اشارہ ہو گیا جس سے ہم نے سورہ فاتحہ کا آغاز کیا تھا۔ وہ مضمون یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ربّ ہے یعنی کسی چیز کو ایک حالت میں نہیں رہنے دیتا۔ جس چیز کو اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اُسے ترقی دیتا رہتا ہے اُسے آگے بڑھاتا رہتا ہے۔ اسکی تکمیل فرماتا رہتا ہے۔ خدا کے ساتھ ایک دائمی ارتقاء کا تعلق ہے جو اس کی ربوبیت کی صفت سے ظاہر ہوتا ہے اور ربوبیت کی صفت سے تعلق رکھتا ہے۔ پس (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا ربّ ہے) کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شکر ہے ہم نے سب کچھ حاصل کر لیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو ربّ ہے اور ہمیشہ ترقی دیتا رہتا ہے۔ پس ان مقامات پر فائز ہونے کے باوجود ہم مزید ترقیات کے خواہاں ہیں۔ پس اے خدا! اپنی ربوبیت کا جیسا سلوک تو نے دنیا میں ہم سے فرمایا آخرت میں بھی ربوبیت کا یہی سلوک ہم سے جاری رکھنا۔ اس دعا کے بعد اب میں آج کے خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ باقی (اللہ نے چاہا تو) جیسا کہ میں نے گذارش کی ہے اگلے خطبے میں اسی مضمون کو جاری رکھیں گے۔ (———) اور آخر میں ہم یہ کہتے ہیں کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

براہِ راست خطبہ سُننے والوں کا ذکر

اس کے بعد حضور انور نے سٹیلائیٹ کمیونیکیشن کے ذریعہ براہ راست خطبہ جمعہ سننے والی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ فہرست انہوں نے مجھے دی ہے۔ آج بھی بعض جماعتیں بڑی ہمت کر رہی ہیں۔ بہت خرچ اٹھتا ہے۔ لیکن میں حیران ہوں کہ کس طرح اس مستقل مزاجی سے یہ خرچ وہ برداشت کر رہی ہیں۔ ان ممالک میں سے جاپان غالباً سب سے زیادہ دور ہے۔ زیادہ خرچ آتا ہوگا اور جماعت چھوٹی سی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے رزق میں بہت برکت دے۔ ان سب جماعتوں کو جو نیکی کی خاطر اتنا خرچ کر رہی ہیں۔ فوراً نیکی کی بات سننے کی حرص لئے ہوئے یہ محنت کر رہی ہیں ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو آخرت کے رزق بھی عطا فرمائے اور دنیا کے بھی۔ (آج خطبہ سننے والی جماعتوں میں) جاپان ہے، ماریشس ہے۔ جرمنی ہے۔ یہ تینوں تو (جیسا کہ اللہ نے چاہا ہے) مستقل حصہ بنے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ اب برطانیہ میں بھی جماعتیں پھیل رہی ہیں۔ (ان جماعتوں میں) مانچسٹر، ساؤتھ آل، الیسٹ لندن، کرائیڈن، جلنگھم اور ہنسلو (ہیں) جو اس خطبے میں ہمارے ساتھ براہ راست شریک ہیں"۔

جماعت احمدیہ کے کئی مخلصین مختلف الزامات کے تحت اسیرانِ راہِ مولا کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان سب مخلصین کو اپنی خاص الخاص دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے ان سب احباب کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

(اخبارات میں سے)

○ جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے مارشل لاء فی الحال کوئی امکان نہیں۔ جو آیا ہے اسے پورا وقت ملنا چاہیئے۔ چند مہینے پہلے ایک حکومت کو برطرف کیا گیا۔ اب موجودہ حکومت کو ہٹا دیا جائے تو اس ملک کو چلانے کے لئے فرشتے کہاں سے آئیں گے گذشتہ حکومت پر لگائے جانے والے الزامات درست تھے یا غلط، کسی کو معلوم نہیں ہوا۔ میں نے اپنا وقت پورا کر دیا ہے۔ اب دوسرا آ رہا ہے جو غالباً مجھ سے بہتر کارکردگی دکھائے گا۔ اگر امریکی ہمارے معاملات میں سفارتی آداب نظر انداز کر کے تنقید کر رہے ہیں تو حکومت کا کام ہے کہ انہیں روکے۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے اغواء کرنا ہی ہے تو اپنوں کو کریں۔ تاکہ بیرون ملک بدنامی تو نہ ہو۔ امن و امان کی تشویشناک صورت حال کے باعث ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری انتہائی کم ہو رہی ہے۔ چینیوں اور جاپانیوں کے اغواء سے حکومت کی کوششوں پر پانی پھر گیا۔ ملک میں رشوت دئے بغیر بجلی گیس اور ٹیلیفون کا کنکشن نہیں ملتا۔ پاکستان کو کنسورشیم سے ڈھائی ارب کی امداد ملے گی۔ ڈیڑھ ارب قرضوں کی واپسی پر خرچ ہو جائے گا۔

○ سندھ کی صورت حال پر بی بی سی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہیں کوئی تبدیلی تو نہیں آنے والی۔ اغواء کا سلسلہ تو ایک عرصے سے جاری ہے مگر غیر ملکیوں کے اغواء سے صورت حال بدترین ہو گئی ہے۔ امن و امان کی صورت حال ہی خراب نہیں ہوئی جام صادق کے اقدامات سے سیاسی کشیدگی میں بھی اضافہ ہوا۔ عام زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے مگر جام صاحب اس بات سے اتفاق نہیں کرتے۔

اعلان گمشدگی: دارالعلوم غربی سے شکور پارک جاتے ہوئے سونے کا ایک لاکٹ کہیں گر گیا ہے۔ جن کو ملے مکرم محمود احمد باجوہ صاحب ۱۲/۲۱ دارالعلوم غربی کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

ملکی خبریں

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ میں مسلم لیگ میں شامل ہو رہا ہوں۔ اور پیر پگاڑا کے کہنے پر وزارت اعلیٰ بھی چھوڑ دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں جتوئی کو مسلم لیگ میں لانے کی کوشش کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں خود کو اتنا باخبر نہیں سمجھتا کہ مارشل لاء کے آنے یا نہ آنے کے بارے میں کہہ سکوں تاہم جنرل اسلم بیگ نے کہا ہے کہ مارشل لاء کا امکان نہیں۔

○ پاک فوج کے سربراہ جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ سیاستدان اپنا کام ٹھیک طرح کریں مارشل لاء لگنے کی افواہیں غلط ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اگست میں ریٹائر ہو رہا ہوں۔ مجھے چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی بننے کا فائدہ اسی صورت میں ہے کہ میں عملی طور پر کچھ کر سکوں۔ انہوں نے کہا کہ پیر پگاڑا کبھی ڈبل مارچ اور کبھی اگست کی باتیں کرتے ہیں انہیں دوبارہ استخارہ کرنا چاہیئے۔ امریکہ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ امریکہ واحد بڑی طاقت بن گیا ہے اور اپنی شرائط منوا رہا ہے۔ ایک ملک پر قبضہ ختم کرانے کے لئے ایک اور ملک کو ختم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی ناراضگی کی وجہ یہ ہے کہ میں اپنی رائے کا اظہار کرتا ہوں جس کا مجھے پورا حق ہے۔ پاکستان ایٹمی پروگرام پر امریکی اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ایسے ہی ہے جیسے شیر بکری پر دھونس جمائے کہ وہ پانی کو گدلا کر رہی ہے۔

○ طلباء تنظیم ایم ایس ایف نے کیمپ جیل لاہور میں ہنگامہ کر دیا جیل کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ دو وارڈن اور ۱۲ حوالاتی زخمی ہو گئے۔

○ سندھ کے علاقہ ٹنڈو باغ پر مسلسل تیسرے روز بھی ڈاکوؤں نے راکٹ لانچروں سے حملہ کیا اور متعدد گھر لوٹ لئے ایک شخص اور متعدد جانوروں کی ہلاکت کی خبر ملی ہے۔

○ جمیعت العلمائے اسلام کے مرکزی رہنما سینیٹر قاضی سمیع الحق نے کہا ہے کہ اگر شریعت بل بجٹ سے پہلے پاس نہ ہوا تو آئی جے آئی سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ پی ڈی اے اسی شریعت بل کی حمایت کرے گی جو قائداعظم علامہ اقبال شہید ملت اور قائد عوام کے تصورات کے مطابق ہو لیکن جس سے پارلیمنٹ کی بالادستی ختم ہوتی ہو وہ اپوزیشن کے لئے قابل قبول نہیں ہے۔ انہوں نے قومی اسمبلی میں شریعت بل پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ علماء بندوق تان کر اسلام پر عمل کروانا چاہتے ہیں۔

○ سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفی جتوئی نے کہا ہے کہ اگر بے نظیر نے چائے پر بلایا تو ضرور جائیں گے۔

○ یحییٰ بختیار ۱۹ مئی کو سینٹ میں نیا شریعت بل پیش کریں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ سابق سوویٹ وزیر خارجہ مسٹر ایڈورڈ شیورنادزے نے کہا ہے کہ سوویت یونین امداد کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے امریکہ کے نجی دورے کے دوران امریکی صدر اور وزیر خارجہ سے ملاقات کر کے ان سے امریکی امداد کے موضوع پر تبادلہ خیال کیا۔

○ فرانس کے وزیر اعظم مستعفی ہو گئے ہیں۔ مسٹر مشعل روگات صدارتی انتخاب لڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کی جگہ سابق وزیر مسز ایلیکس نئی وزیر اعظم نامزد ہوئی ہیں۔ فرانس کی تاریخ میں وہ پہلی خاتون وزیر اعظم ہوں گی۔

○ اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ امریکہ کے وزیر خارجہ کا دورہ مشرق وسطی میں قیام امن کا آخری موقع ہے۔

○ کردوں کے تحفظ کے لئے عراق اور اقوام متحدہ میں اتفاق رائے ہو گیا ہے اقوام متحدہ کے حفاظتی دستے پناہ گزینوں کے کیمپ کا گشت کیا کریں گے۔

○ جنوبی عراق میں سرکاری فوج اور باغیوں کے درمیان لڑائی جاری ہے۔

○ اسرائیل کے قیام کی ۴۳ ویں سالگرہ پر مقبوضہ عرب علاقوں میں مکمل ہڑتال رہی۔

○ مشرق وسطی میں امن کانفرنس کے انعقاد کے لئے کوششیں جاری ہیں امریکی وزیر خارجہ مایوس نظر آتے ہیں جبکہ روسی وزیر خارجہ پر امید معلوم ہوتے ہیں۔

○ چینی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر چار روزہ دورے پر ماسکو پہنچ گئے ہیں۔ وہ سرحدی تنازعات اور تخفیف اسلحہ سمیت اہم امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔

○ عراق کویت کو ۵۰ ارب ڈالر تاوان جنگ ادا کرے گا۔ تاوان کی ادائیگی کا طریق کار سلامتی کونسل کے آئندہ اجلاس میں طے کیا جائے گا۔ یہ تاوان تیل کی آمدنی سے وضع کیا جائے گا۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرب ادویہ

حبوب مفید اٹھرا قیمت فی شیشی ۱۵ روپے مکمل کورس ۴۵ روپے	زدجام عشق خاص قیمت ۵۰۰ روپے	تریاق معدہ خرابی ہضم کا موثر علاج قیمت ۱۰، ۲۰، ۳۰ روپے	روشن کاجل آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے قیمت ۵ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲ دو دواؤں پر مشتمل قیمت ۱۷۵ روپے	شباب آور موتی قیمت فی شیشی ۸۰ روپے	راحت جان تبخیر معدہ کا علاج قیمت ۱۵ روپے	سرمہ جواہر مشہور و معروف تحفہ قیمت ۵ روپے
لیکوریَن قیمت ۲۰ روپے	سونے چاندی کی گولیاں قیمت ۲۰۰ روپے	شربت صدر نزلہ زکام اور کھانسی کا موثر علاج قیمت ۱۸، ۲۴ روپے	تریاق بواسیر خونی اور بادی بواسیر کیلئے قیمت ۲۰ روپے

- دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔
- فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۱ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔

بیرونی مریض پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں

NASIR ناصر

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

فون: ۵۳۴، ۶۳۴ ـــ پوسٹ بکس نمبر ۶۰

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتابت کی دُنیا میں انقلاب

الخطاط گرافکس کمپیوٹرائزڈ

اُردو۔ انگریزی کمپیوٹر کمپوزنگ انتہائی ارزاں نرخ پر

آپ کا اپنا ادارہ

۱۱۵۔ میکلوڈ روڈ، نزد لکشمی چوک لاہور

فون ۲۲۴۲۲۵

پروپرائیٹر: محمد شفیق طاہر۔ میاں سعید احمد

کُول بریز

ریفریجریٹر۔ ایئرکنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمّت کے لئے۔

۵۸ ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور

فون: ۴۸۸۸۴۴ / ۴۸۰۹۴۴

روائتی زیورات جدید فیشن کیساتھ

شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان: ۶۴۹ رہائش: ۸۴۱

نرینہ اولاد سے محروم حضرات، مرض اٹھراء کی شکار دُکھی عورتوں کیلئے اُمید کی کرن

اٹھراء کی گولیاں

نرینہ اولاد کیپسولز بفضلِ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے

ایچ۔ کے۔ این تبخیر معدہ کیلئے مفید گولیاں، گیس، سینہ کی جلن اور نظام ہضم کی درستی کیلئے بے مثل

گولڈن پلز طاقت کا سرچشمہ پٹھوں کی کمزوری اور اعضائے رئیسہ کے لئے بے حد مقوّی آزمودہ

دواخانہ محافظ صحت مشہور زمانہ حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عطاء الرحمٰن علوی (رجسٹرڈ) اینڈ سنز۔ گول چوک اوکاڑہ۔ برانچ: کوٹ نہال سنگھ گلی ۴ مکان ۲ مین سٹریٹ اوکاڑہ

رُوم ایئرکولر

پنکھے (جمبو۔ نشان۔ نیشنل) ۰۔ یُونس فین۔ ۰۔ فائیو سٹار فین ۰۔ عظیم فین۔

واشنگ مشین (جمبو۔ صوبی۔ نیشنل۔ سلیقہ)

حسن ٹریڈرز

سٹیبلائزرز (یونیورسل۔ نیشنل)

گیس کے چولہے۔ سیل فیکٹری ریٹ پر۔

نہایت ارزاں قیمت۔ مکمل گارنٹی۔

بالمقابل ایوان محمود گولبازار۔ ربوہ

فون ۴۵۴

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ میں آپکے جیولرز فون: ۵۵۰

پاک گولڈ سمتھ گھر: ۷۴۹، ۵۴۹

گولبازار۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

صاحبِ اولاد

اپنے بچوں سے۔ بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں

بے بی ٹانک	۱۰/-	BABY TONIC
بے بی گروتھ کورس	۳۰/-	BABY GROWTH COURSE
باڈی بلڈنگ کورس	۱۰۰/-	BODY BUILDING COURSE
چھوٹا قد کورس	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITI CHOUR COURSE
سوکھا پن کورس	۵۰/-	MARASMAS COURSE
آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULAR TEETH CURE

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

لاہور: کیور یٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر۔ اچھرہ

فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار

راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر

پشاور: ڈاکٹر عبدالرحمٰن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1

کوئٹہ: ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ

ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار

کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ صدر کراچی

حیدرآباد: ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ

سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ

گوجرانوالہ: کیوریٹو میڈیسن سرونز گلی حاجی عبدالعزیز۔ باغبانپورہ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ

فون ۷۷۱، ۶۰۶

نرینہ اولاد سے محروم ۔ بے اولاد ۔ اٹھراء ۔ سوکھا ۔ گرمی ۔ گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

پوسٹ بکس ۱۹۰

فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۰۴۳۱

زیرِ نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں:۔ ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ، لاھور: جوہر ٹیو فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ، چوک قلعہ کالروالہ؛ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ، کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ۔

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

قدیمی ۔ اوّلین ۔ شہرہ آفاق

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸